عِلمُ النَّحو

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مولانا مُشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

دارالکتب السلفیۃ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

عِلمُ النّحو

تالیف

مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

دار الکُتُب السّلفیۃ

شیش محل روڈ لاہور - فون: 042-7237184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

علم نحو کی تعریف :- عربی کا علم نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم و فعل و حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ :- اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے۔ مثلاً زَیْدٌ۔ دَارٌ۔ دَخَلَ۔ فِیْ۔ یہ چار کلمے ہیں۔ اب ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

موضوعہ اس علم کا کلمہ اور کلام ہے

فصل ۱ کلمہ و کلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ اگر با معنی ہے تو اس کا نام موضوع ہے اور اگر بے معنی ہے تو مہمل۔

عربی زبان میں لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد ۔ اس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ ۔ کی تین قسمیں ہیں : اسمٌ، فعلٌ، حرفٌ،

اسم ، وہ کلمہ ہے جس کے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ۔ عِلْمٌ۔ مِفْتَاحٌ

اسم کی تین قسمیں ہیں : جامد، مصدر، مشتق۔

جامد ، وہ اسم ہے کہ جو نہ آپ کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا ہو جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مصدر، وہ اسم ہے کہ جو آپ تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں جیسے نَصْرٌ۔ ضَرْبٌ وغیرہ۔

مشتق، وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔ جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ۔ نَصْرٌ سے نَاصِرٌ۔

فعل، وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع، امر، نہی۔ ان کی تعریفیں صرف میں بیان ہو چکیں۔

حرف، وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں جیسے مِنْ، فِیْ کہ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا ان سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو گا جیسے خَرَجَ زَیْدٌ مِنَ الدَّارِ۔ دَخَلَ عَمْرٌو فِی الْمَسْجِدِ۔

حرف کی دو قسمیں ہیں۔ عامل۔ غیر عامل۔

مُرَکّب، وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے، اس کی دو قسمیں ہیں مُفید۔ غیر مفید۔

مرکب تام

مُرَکّب مُفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو گزشتہ واقع کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔ جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اِیْتِ بِالْمَاءِ (پانی لا) پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے۔ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے۔ جملہ اسمیہ۔ جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو۔ اور دوسرا حصہ خواہ اسم ہو یا فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اور زَیْدٌ عَلِمَ ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اور ان کا پہلا حصہ مُسند الیہ ہے جس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مُسند ہے جس کو خبر کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں، ہے۔ ہوں۔ ہو۔ آتا ہے۔

جملہ فعلیہ، وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل ہو اور دوسرا حصہ فاعل، جیسے عَلِمَ زَیْدٌ۔ نَعِمَ بَکْرٌ ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور ان کا پہلا حصہ مُسند ہے۔ جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا حصہ مسند الیہ ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

مسند الیہ، وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے۔ اور اس کو مبتدا اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مُسنَد، وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں اور اس کو خبر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم۔ مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ کہ اس میں زیدٌ اور عالمٌ دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے زید مسند الیہ اور عالم مسند ہوا۔

فعل مسند ہوتا ہے۔ مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے زَیْدٌ عَلِمَ اور عَلِمَ زَیْدٌ ان دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے عَلِمَ مسند ہوا اور زَیْدٌ مسند الیہ۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے۔ زَیْدٌ مبتدا عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: عَلِمَ فعل زَیْدٌ فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترکیب کرو

اَلطَّعَامُ حَاضِرٌ اَلْمَآءُ بَارِدٌ اَلْاِنْسَانُ حَاكِمٌ جَلَسَ زَيْدٌ ذَهَبَ عَمْرٌو

شَرِبَتْ هِنْدٌ اَكَلَ خَالِدٌ نَصَرَ بَكْرٌ۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ انشاء کے معنی ہیں ایک چیز کا پیدا کرنا اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے۔ سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ جیسے اِضْرِبْ یعنی ضرب کو پیدا کر۔

جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں

(۱) امر جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

(۲) نہی جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار)

(۳) استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا؟)

(۴) تمنّی جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا۔

(۵) ترجّی جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہووے)

(۶) عقود یعنی معاملات جیسے بِعْتُ[1] وَ اِشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

(۷) ندا جیسے يَا اَللّٰهُ (اے اللہ)

(۸) عرض[2] جیسے اَلَا تَاْتِيْنِيْ فَاُعْطِيَكَ دِيْنَارًا (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھ کو اشرفی دوں)

(۹) قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

(۱۰) تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهٗ (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا) اَحْسِنْ بِهٖ وہ کس قدر حسین

---

[1] واضح ہو کہ بِعْتُ و اِشْتَرَيْتُ اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں۔ لیکن جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور مشتری بِعْتُ وَ اِشْتَرَيْتُ کہیں تو خبر نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لئے اس قسم کو انشاء بصورت خبر کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خرید و فروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بِعْتُ الْفَرَسَ اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔ [2] عرض تمنّی کے قریب ہے۔ کیونکہ یہ درحقیقت ابھارنا و برانگیختہ کرنا ہے اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے)

مرکب غیر مفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں :۔

مُرکبِ اضافی۔ مُرکب بنائی۔ مُرکب منع صرف۔

(۱) **مرکب اضافی**، وہ ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اس میں غلام کی اضافت زید کی طرف ہو رہی ہے تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہوا۔

(۲) **مرکب بنائی**، وہ ہے کہ دو اسم کو ایک کر لیا ہو، اور ان دونوں میں کوئی نسبتِ اضافی یا اسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ وَتِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھا۔ واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا ہے۔

مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا حصّہ بدلتا رہتا ہے۔

(۳) **مرکب منع صرف**، وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكُّ کہ ایک شہر کا نام ہے جو بَعْلَ اور بَكُّ سے مرکب ہے۔ بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَكّ بانیٔ شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مرکب منع صرف کا پہلا حصّہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور دوسرا حصّہ بدلتا رہتا ہے۔

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ حَاضِرٌ۔ جَآءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِبْرَاهِیْمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكَّ۔

ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے غُلَامُ مضاف۔ زَیْدٌ مضاف الیہ۔ مضاف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مضاف الیہ مل کر مبتدا حَاضِرٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ جَآءَ فعل اَحَدَ عَشَرَ مُمیّز رَجُلاً تمیز۔ تمیز مِل کر فاعل ہوا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اِبْرَاهِيْمُ مبتدا ساکن مضاف بَعْلَبَكَّ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

قَلَمُ زَيْدٍ نَفِيْسٌ۔ قَامَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً خَالِدٌ تَاجِرُ حَضْرَمَوْتَ۔

فصل ۲ جملہ کے ذاتی وصفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ یا تقدیراً ہوں جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے۔ لفظوں میں موجود نہیں۔ جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم و فعل کو اس میں سے تمیز کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ مُعرَب ہے یا مبنی، عامل ہے یا معمول۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کیساتھ کس طرح ہے تاکہ مسند و مسند الیہ ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی معلوم ہو سکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے اسمیہ ۱، فعلیہ ۲، شرطیہ ۳، ظرفیہ ۴،

اسمیہ ۱ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ فعلیہ ۲ جیسے قَامَ زَيْدٌ۔ شرطیہ ۳ جیسے اِنْ تُكْرِمْنِيْ اُكْرِمْكَ ظرفیہ ۴ جیسے عِنْدِيْ مَالٌ یہ چاروں قسمیں اصل جملہ کہلاتی ہیں۔

باعتبار صفت کے جملہ چھ قسم کا ہوتا ہے

(۱) مبیّنہ، جو پہلے کو کھول کر بیان کر دے۔ جیسے اَلْكَلِمَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اِسْمٌ وَّ فِعْلٌ وَّ حَرْفٌ اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کونسی تین قسمیں ہیں۔ دوسرے جملہ نے اس کو بیان کر دیا کہ وہ اسم و فعل و حرف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲) مُعلِّلہ، جو پہلے جملہ کی علت بیان کر دے، جیسا حدیث شریف میں ہے لَا تَصُوْمُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ فَاِنَّهَا اَیَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ، تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین وایام تشریق) اس لیئے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اسکی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

(۳) معترضہ، جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو۔ جیسے قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلنِّیَّةُ فِی الْوُضُوْءِ لَیْسَتْ بِشَرْطٍ۔ اس مثال میں رَحِمَهُ اللّٰهُ جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

(۴) مستانفہ، وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے۔ جیسے اَلْكَلِمَةُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اس کو جملہ ابتدائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) حالیہ، وہ جملہ ہے ــــــ جو حال واقع ہو۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّهُوَ رَاكِبٌ

(۶) معطوفہ، وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے، جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّذَهَبَ عَمْرٌو

فصل ۳ علاماتِ اسم

الف لام یا حرفِ جر اس کے شروع میں ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ۔ بِزَیْدٍ، تنوین اسکے آخر میں ہو، جیسے زَیْدٌ۔ مسند الیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ۔ رُجَیْلٌ۔ منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ۔ هِنْدِیٌّ تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ۔ جمع ہو، جیسے رِجَالٌ موصوف ہو، جیسے رَجُلٌ كَرِیْمٌ۔ تائے متحرک اس سے ملی ہو، جیسے ضَارِبَةٌ۔

فائدہ: واضح ہو کہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے فَعَلَا۔ یَفْعَلَانِ۔ ان دو مردوں نے کیا۔ وہ دو مرد کرتے ہیں۔ ایسے ہی فَعَلُوْا۔ یَفْعَلُوْنَ ان سب مردوں نے کیا۔ وہ سب مرد کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ دو کام کیے یا سب کام کیئے۔ کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہوئے۔ خوب سمجھ لو۔

علاماتِ فعل

(۱) قَدْ اس کے شروع میں ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)

(2) سین شروع میں ہو۔ جیسے سَیَضْرِبُ } قریب ہے کہ مارے گا وہ۔
(3) سَوْفَ شروع میں ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ

(4) حرفِ جزم داخل ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ (5) ضمیر متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتَ۔ (6) آخر میں تائے ساکن ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ۔ (7) امر ہو۔ جیسے اِضْرِبْ۔ (8) نہی ہو، جیسے لَا تَضْرِبْ۔

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ یا ایک اسم اور ایک فعل میں ہو۔ جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ یا دو فعلوں میں، جیسے اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ۔

فصل ۴ معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی۔

معرب وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو پس جسکے سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ (محل اعراب)

اس کو عامل کہتے ہیں۔ اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب دو قسم کا ہوتا ہے۔ حرکتی جیسے ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ۔ حرفی، جیسے الف۔ واو۔ یا۔ آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں، جیسے جَآءَ زَیْدٌ۔ اس میں جَآءَ عامل ہے اور زید پر ضمہ ہے رَاَیْتُ زَیْدًا میں رَاَیْتُ عامل ہے اور زید پر فتحہ ہے۔ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں ب حرف جار عامل ہے اور زید پر کسرہ ہے پس زید معرب ہے۔ اور زید کا آخری حرف دال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محل اعراب ہے اور ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے۔
مبنی، وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے۔ یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے جَآءَ هٰذَا۔ رَاَیْتُ هٰذَا۔ مَرَرْتُ بِهٰذَا۔
ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار   معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی ومعرب کے اقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن مبنی ہے۔ اور افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور فعل مضارع جس میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید کا ہو، اور تمام حروف مبنی ہیں۔ اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ ورنہ بلا ترکیب کے مبنی ہوگا۔
متمکن، اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنیٰ ہیں جگہ دینا۔ اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ اور یہ مبنی اصل کے مشابہ بھی نہیں ہوتا۔
فعل مضارع معرب ہے۔ بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ پس ان دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا۔ یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔ اور ایک فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔
اسم غیر متمکن، وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔ مبنی اصل تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے، یا تو اسم میں مبنی اصل کے معنی پائے جائیں، جیسے اَیْنَ میں ہمزہ استفہام کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ استفہام حرف مبنی الاصل ہے۔ اور هَیْهَاتَ میں ماضی کے معنیٰ ہیں اور رُوَیْدَ امر حاضر کے معنوں میں ہے، اور ماضی وامر مبنی الاصل ہیں، یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی اسم غیر متمکن میں احتیاج پائی جاتی ہے۔ جیسے اسمائے موصولہ واسمائے اشارہ کہ یہ صلہ اور مشار الیہ کے محتاج ہیں، یا اسم غیر متمکن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے مَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذا۔ یا اس کا کوئی حصہ حرف کو شامل ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔

فصل ۵ اسم غیر متمکن کے اقسام

اسم غیر متمکن یا مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اسمائے موصولہ (۳) اسمائے اشارہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

مُضمرات کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع مُنفصِل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل،

ضمیر مرفوع متصل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ۔

ضمیر مرفوع منفصل، (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں۔

اَنَا۔ نَحْنُ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔ اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ۔ هُوَ۔ هُمَا هُمْ۔ هِيَ۔ هُمَا۔ هُنَّ۔

تنبیہ، ضمیر مرفوع علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لئے بھی آتی ہے یہاں آسانی کے لئے صرف فاعل کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر منصوب متصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ۔

ترکیب:۔ ضَرَبَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ کی اس کا فاعل، نون وقایہ کا، ی ضمیر متکلم مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ضمیر منصوب منفصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں :-
إِيَّايَ - إِيَّانَا - إِيَّاكَ - إِيَّاكُمَا - إِيَّاكُمْ - إِيَّاكِ - إِيَّاكُمَا - إِيَّاكُنَّ - إِيَّاهُ - إِيَّاهُمَا -
إِيَّاهُمْ - إِيَّاهَا - إِيَّاهُمَا - إِيَّاهُنَّ -

تنبیہ :- ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لیئے بھی آتی ہے یہاں آسانی کے لیے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا -

ضمیر مجرور متصل - بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہیں - ایک تو وہ جس پر حرف جر داخل ہو - دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو -

ضمیر مجرور بحرف جر :- لِي - لَنَا - لَكَ - لَكُمَا - لَكُمْ - لَكِ - لَكُمَا - لَكُنَّ - لَهُ -
لَهُمَا - لَهُمْ - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ -

ضمیر مجرور باضافت :- دَارِي - دَارُنَا - دَارُكَ - دَارُكُمَا - دَارُكُمْ - دَارُكِ - دَارُكُمَا -
دَارُكُنَّ - دَارُهُ - دَارُهُمَا - دَارُهُمْ - دَارُهَا - دَارُهُمَا - دَارُهُنَّ -

فائدہ - کبھی جملہ کے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے - پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں - اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو ضمیر قصہ - اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ - تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے - اور إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے -

اسمائے موصولہ

اَلَّذِي	اَللَّذَانِ	اَلَّذِينَ	اَلَّتِي	اَللَّتَانِ	
وہ ایک مرد کہ	وہ دو مرد کہ	وہ سب مرد کہ	وہ ایک عورت کہ	وہ دو عورتیں کہ	
اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِي	اَللَّوَاتِي	مَا - مَنْ - اَيٌّ - اَيَّةٌ		
وہ دو عورتیں کہ	وہ سب عورتیں کہ	وہ سب عورتیں کہ			

اور الف لام بمعنی اَلَّذِي اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِي ضَرَبَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ قبیلہ بنی طے کی زبان میں۔ جیسے جَآءَ ذُوْ ضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ ۔ اَیٌّ وَ اَیَّةٌ معرب ہیں ۔ اور بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ:۔ اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا پورا جزو بغیر صلہ کے نہیں ہوتا اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے۔ جیسے جَآءَ اَلَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

ترکیب:۔ جَآءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول اَبُوْ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا۔ صلہ موصول مل کر فاعل۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

جَآءَ اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ ۔ رَأَیْتُ اَلَّذِیْنَ ضَرَبَاكَ ۔ مَرَرْتُ بِالَّذِیْنَ ضَرَبُوْكَ ۔ اِکْرِمْ مَنْ اَکْرَمَكَ ۔ قَرَأْتُ مَا کَتَبْتُ۔

اسمائے اشارہ دو قسم پر ہیں (۱) اشارہ قریب (۲) اشارہ بعید۔

اشارہ قریب یہ ہیں:۔	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ
	یہ ایک مرد	یہ دو مرد	یہ ایک عورت	یہ دو عورتیں	یہ سب مرد یا سب عورتیں
اشارہ بعید یہ ہیں:۔	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	اُولٰٓئِكَ
	وہ ایک مرد	وہ دو مرد	وہ ایک عورت	وہ دو عورتیں	وہ سب مرد یا سب عورتیں

فائدہ:۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ جیسے هٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْسٌ۔

ترکیب:۔ هٰذَا اسم اشارہ۔ اَلْقَلَمُ مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہوا نَفِیْسٌ خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترکیب کرو

هٰذَا الْبَیْتُ قَدِیْمٌ۔ ھٰؤُلَآءِ اِخْوَانُ سَعِیْدٍ۔ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃُ صَالِحَۃٌ
ھَاتَانِ الْبِنْتَانِ اُخْتَانِ۔ اُوْلٰئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَۃِ۔

اسمائے افعال ۔ وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہوں، ان کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے رُوَیْدَ ۔ بَلْهَ ۔ حَیَّهَلْ ۔ هَلُمَّ ۔ دُوْنَكَ ۔ عَلَیْكَ ۔ هَا ۔
چھوڑ ۔ چھوڑ ۔ متوجہ ہو ۔ آؤ ۔ لے ۔ لازم پکڑ ۔ پکڑ

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے هَیْهَاتَ ۔ شَتَّانَ ۔ سَرْعَانَ
دور ہوا ۔ جدا ہوا ۔ جلدی کی

اسمائے اصوات ، جیسے اُحْ اُحْ کھانسی کی آواز۔ اُفْ آوازِ درد۔ بَخْ ۔ آوازِ شادی۔ نَخْ اونٹ بٹھانے کی آواز۔ غَاقِ آوازِ زاغ ۔

اسمائے ظروف (ظرفِ زمان) جیسے اِذْ ۔ اِذَا ۔ مَتٰی ۔ کَیْفَ ۔ اَیَّانَ
اَمْسِ ۔ مُذْ ۔ مُنْذُ ۔ قَطُّ ۔ عَوْضُ ۔ قَبْلُ ۔ بَعْدُ ۔

اِذْ ماضی کے واسطے ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔ اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں جیسے جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ و اِذِ الشَّمْسُ طَالِعَۃٌ ۔

اِذَا :- یہ مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور اٰتِیْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، اور کبھی مفاجات کے واسطے بھی آتا ہے ۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)

مَتٰی :- یہ شرط اور استفہام کے لئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ (جب روزہ رکھے گا میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے اور مَتٰی تُسَافِرُ (تو کب سفر کریگا) یہ استفہام کی مثال ہے۔

کَیْفَ :- یہ حال کی دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے کَیْفَ اَنْتَ اَیْ فِیْ اَیِّ حَالٍ اَنْتَ (تو کس حال میں ہے؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَیَّانَ: یہ وقت دریافت کرنیکے واسطے آتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (کونسا دن ہے جزا کا)

اَمْسِ: جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَمْسِ (آیا میرے پاس زید کل)

مُذْ وَمُنْذُ: یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لیئے بھی آتے ہیں جیسے مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَا ضَرَبْتُہٗ قَطُّ (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَا اَضْرِبُہٗ عَوْضُ (میں اُسے کبھی نہیں ماروں گا)

قَبْلُ وَبَعْدُ: جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو۔ نحو قولہ تعالےٰ: لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ اَیْ مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْءٍ وَمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْءٍ اور جیسے اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی مِنْ قَبْلِکَ۔ مَتٰی تَجِیْئُنَا بَعْدُ یعنی بَعْدَ ھٰذَا۔

(۲) ظرف مکان: حَیْثُ۔ قُدَّامَ۔ خَلْفَ۔ تَحْتَ۔ فَوْقَ۔ عِنْدَ۔ اَیْنَ۔ لَدٰی۔ لَدُنْ

حَیْثُ: اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ یعنی اِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ۔

قُدَّامُ وَخَلْفُ: جیسے قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ یعنی قُدَّامَہٗ وَخَلْفَہٗ

تَحْتُ وَفَوْقُ: جیسے جَلَسَ زَیْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ اَیْ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَفَوْقَ الشَّجَرَۃِ مثلاً۔

عِنْدَ: جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ (مال زید کے پاس ہے)

اَیْنَ وَاَنّٰی: خواہ استفہام کے لیئے آئیں جیسے اَیْنَ تَذْھَبُ (تو کہاں جاتا ہے؟) اَنّٰی تَقْعُدُ (تو کہاں بیٹھے گا؟) یا شرط کیلئے، جیسے اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اَنّٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ (جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا) اور اَنّٰی کَیْفَ کے معنی میں کبھی آتا ہے جبکہ فعل کے بعد آئے کقولہٖ تعالٰی: فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ اَیْ کَیْفَ شِئْتُمْ (پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)

لَدٰی وَلَدُنْ :۔ یہ دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں اور فرق عِنْدَ اور ان دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَ میں شے کا قبضہ اور ملک میں ہونا کافی ہے۔ ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں۔ جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ مال زید کے پاس ہے۔ خواہ مال خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو۔ اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ اس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَ عام ہے اور لَدٰی وَلَدُنْ خاص ہے۔ خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ تَحْتُ۔ فَوْقُ۔ قُدَّامُ۔ خَلْفُ۔ حَیْثُ۔ قَطُّ۔ عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور اَیَّانَ۔ کَیْفَ۔ اَیْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں اور اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ (۲) ظروف غیر مبنی جب جملہ یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتحہ پر مبنی ہونا جائز ہے کقولہٖ تعالٰی، ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ۔ تو یہاں یوم کو مفتوح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے یَوْمَئِذٍ حِیْنَئِذٍ۔

اسمائے کنایات : یعنی وہ اسم جو شے مبہم پر دلالت کریں۔ جیسے کَمْ۔ کَذَا کنایہ ہے عدد سے، اور کَیْتَ۔ ذَیْتَ کنایہ ہے بات سے۔

مرکب بنائی، جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

فصل ۱۶ اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یائے مشدد اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعلق ہے، جیسے بَغْدَادِیٌّ بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی پیدا ہوئی چیز۔ اور ھِنْدِیٌّ ہند کا رہنے والا یا ہند کی پیدا ہوئی چیز۔ صَرْفِیٌّ علم صرف کا جاننے والا نَحْوِیٌّ علم نحو کا جاننے والا۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

① الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ اور مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ۔ اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ۔

② الف ممدودہ کا دوسرا الف واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے سَمَآءٌ سے سَمَاوِیٌّ اور بَیْضَآءُ سے بَیْضَاوِیٌّ۔

③ جس اسم میں یائے مشدد پہلے ہی سے موجود ہو وہاں یائے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں۔ جیسے شَافِعِیٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِیٌّ مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

④ جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ اور مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ ایسے ہی جو اسم فَعِیْلَۃٌ اور فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کی ی بھی گر جاتی ہے جیسے مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ اور جُھَیْنَۃٌ سے جُھَنِیٌّ۔

⑤ جو اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یائے مشدد ہو تو پہلی ی دور کر کے واؤ سے بدلیں گے اور واؤ سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں یائے نسبت لگا دیں گے۔ جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ اور نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

⑥ اگر ی چوتھی جگہ بعد کسرہ واقع ہو تو ی کو دور کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے دِھْلِیُ سے دِھْلِیٌّ اور دِھْلَوِیٌّ۔

⑦ اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔ اور اَبٌ سے اَبَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

⑧ بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے۔ جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ رَیٌّ سے رَازِیٌّ۔ بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ۔

فصل ۷ اسم تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

① تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ۔

② چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ۔

③ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مدّہ لین ہو۔ جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مدّ لین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے تصغیر بھی فُعَیْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ

فائدہ۔(۱) مؤنث سماعی کی ۃ تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَۃٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَۃٌ۔

فائدہ۔(۲) جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آ جاتا ہے۔ جیسے اِبْنٌ۔ بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا۔

فصل ۸ معرفہ و نکرہ

اسم کی باعتبار عموم و خصوص کے دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لیے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

۱۔ **ضمیر** وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ جیسے۔ ھُوَ۔ اَنْتَ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

۲۔ **عَلَم** جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو جیسے۔ زَیْدٌ۔ دِھْلِیْ۔ زَمْزَمْ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۔ اسم اشارہ یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے۔ هٰذَا۔ ذٰلِكَ
۴۔ اسم موصول یعنی وہ اسم جو صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو بن سکے۔ جیسے اَلَّذِیْ۔ اَلَّتِیْ۔
۵۔ معرف باللام یعنی وہ اسم جو نکرہ پر الف ولام داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اَلرَّجُلُ
۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔
مثالیں بالترتیب یہ ہیں:۔ غُلَامُهٗ فَرَسُكَ۔ كِتَابِیْ۔ غُلَامُ زَیْدٍ۔ سَاكِنُ الدِّهْلِیْ۔ مَآءُ زَمْزَمَ۔ كِتَابُ هٰذَا۔ فَرَسُ ذٰلِكَ۔ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدَكَ۔ بِنْتُ الَّتِیْ ذَهَبَتْ۔ قَلَمُ الرَّجُلِ۔

۷۔ معرفہ بہ ندا۔ یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے جیسے يَا رَجُلُ اس میں يَا حرف ندا اور رَجُلُ منادیٰ ہے۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے بنایا گیا ہو، جیسے فَرَسٌ کہ کسی خاص گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں اور جب فَرَسُ زَیْدٍ یا فَرَسُ هٰذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا۔

فصل ۹ مُذکر و مؤنث

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر و مؤنث۔

مذکر وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی نہ لفظی ہو نہ تقدیری جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ

مؤنث وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔

باعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی و سماعی۔

مؤنث قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔ تانیث کی لفظی علامات تین ہیں۔

(۱) تا خواہ حقیقۃً ہو جیسے طَلْحَةُ یا حکماً جیسے عَقْرَبُ اس میں چوتھا حرف تائے تانیث کے حکم میں ہے۔ (۲) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلٰی۔ صُغْرٰی۔ كُبْرٰی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ ۔ بَیْضَاءُ ۔

مؤنث سماعی وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدر ہو۔ جیسے اَرْضٌ وشَمْسٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ وشَمْسَۃٌ تھا۔ کیونکہ ان کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ وشُمَیْسَۃٌ ہے۔ اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ایسی مؤنث کو جس میں تا ظاہر میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو، مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی۔ لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو۔ خواہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ اور اَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَۃٌ ۔ عَیْنٌ کہ اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ ہے۔

فصل نمبر۱ واحد تثنیہ جمع

اسم کی باعتبار تعدد کے تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد، وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔ اِمْرَأَۃٌ ایک عورت

تثنیہ، وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں نون مکسور اور نون سے پہلے یائے ماقبل مفتوح یا الف ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ ۔ رَجُلَیْنِ ۔

جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے جیسے رِجَالٌ ۔ مُسْلِمُوْنَ یا تقدیراً جیسے فُلْکٌ بروزن قُفْلٌ ایک کشتی اور فُلْکٌ بروزن اُسْدٌ (کشتیاں)

جمع کی قسمیں

باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مکسر (۲) جمع سالم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جمع مکسر:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے جیسے رِجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا۔ بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں الف آ جانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

جمع مذکر سالم:۔ وہ جمع ہے جس میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح جیسے مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مؤنث سالم:۔ وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تائے تانیث ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت:۔ وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار وزن ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ۔ جمع کَلْبٌ کی۔ اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ۔ جمع قَوْلٌ کی۔ اَفْعِلَةٌ جیسے اَطْعِمَةٌ۔ جمع طَعَامٌ کی۔ فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ جمع غُلَامٌ کی۔ اور جمع سالم بغیر الف ولام کے جمع قلت میں داخل ہے۔ جیسے عَاقِلُوْنَ۔ عَاقِلَاتٌ۔

جمع کثرت:۔ وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں۔

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ	فَعْلٰی	مَرِیْضٌ	مَرْضٰی
اَفْعِلَاءُ	نَبِیٌّ	اَنْبِیَاءُ	فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ

فائدہ:۔ اسمائے رباعی وخماسی کی جمع اکثر منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے۔ اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مشہور وزن تین ہیں مَفَاعِلُ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔ مَفَاعِيلُ جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيْحُ۔ فَعَائِلُ جیسے رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ۔

منتہی الجموع:۔ وہ جمع ہے کہ جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِدُ یا ایک حرف مشدد ہو۔ جیسے دَوَابُّ یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو۔ جیسے مَفَاتِيْحُ۔

فائدہ:۔ (۱) بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَآءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْا۔

فائدہ:۔ (۲) کبھی واحد اسم جمع کے معنیٰ دیتا ہے جیسے قَوْمٌ۔ رَهْطٌ۔ رَكْبٌ ان کو اسم جمع کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ (۳) بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے جیسے اُمٌّ کی اُمَّهَاتٌ۔ فَمٌ کی اَفْوَاهٌ۔ مَآءٌ کی مِيَاهٌ۔ اِنْسَانٌ کی اُنَاسٌ۔ شَاةٌ کی شِيَاهٌ

فصل ۱ منصرف غیر منصرف

اسم مُعرب کی دو قسمیں ہیں؛ ۱ منصرف۔ ۲ غیر منصرف

منصرف:۔ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو۔ اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو جیسے زَيْدٌ۔

غیر منصرف:۔ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں۔ یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف نو ہیں۔ عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف و نون زائدتان۔ جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

عَدْلٌ وَّوَصْفٌ وَتَانِيْثٌ وَّمَعْرِفَةٌ	وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ
وَالنُّوْنُ زَائِدَةٌ مِّنْ قَبْلِهَا اَلِفٌ	وَوَزْنُ فِعْلٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبٌ

ہر ایک کی مثال یہ ہے۔ صـ ۲۳ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عُمَرُ میں دو سبب ہیں۔ عدل و معرفہ	مَسَاجِدُ میں دو سبب[1] ہیں جمع منتہی الجموع
ثُلَاثُ میں دو سبب ہیں۔ وصف و عدل	بَعْلَبَکُّ میں دو سبب ہیں۔ ترکیب و معرفہ
طَلْحَۃُ میں دو سبب ہیں۔ تانیث و معرفہ	اَحْمَدُ میں دو سبب ہیں وزن فعل و معرفہ
زَیْنَبُ میں دو سبب ہیں۔ معرفہ و تانیث	سَکْرَانُ میں دو سبب ہیں } الف و نون زائدتان و وصف
اِبْرَاھِیْمُ میں دو سبب ہیں۔ عجمہ و معرفہ	

فائدہ (۱) نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) عدل تحقیقی ــ (۲) عدل تقدیری

(۱) **عدل تحقیقی** وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثُلٰثُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلٰثَۃٌ و ثَلٰثَۃٌ ہے۔

(۲) **عدل تقدیری** وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرٌ مان لی گئی ہے۔

فائدہ (۲) عجمہ وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں عَلَمْ ہو، اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاھِیْم۔ یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو جیسے شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)

فائدہ (۳) الف و نون زائدتان اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَمْ ہو جیسے عُثْمَانُ و عِمْرَانُ و سَلْمَانُ۔ پس۔ سَعْدَانُ غیر منصرف نہیں۔ کیونکہ وہ عَلَمْ نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث، فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سَکْرَانُ غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث،

---

[1] دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سکرانۃ نہیں آتی اور رحمان غیر منصرف نہیں ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث ندمانۃ آتی ہے۔

فائدہ (۴) وزن فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَدُ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

فائدہ (۵) ہر ایک غیر منصرف جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے صَلَّیْتُ فِی مَسَاجِدِھِمْ وَذَھَبْتُ اِلَی الْمَقَابِرِ۔

فصل ۱۲ مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں، فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہ، مبتدا، خبر، اِنَّ وغیرہ کی خبر۔ مَا و لا کا اسم، کان وغیرہ کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ فاعل وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرٌو۔

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) ظاہر (۲) مضمر جیسے قَامَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ فاعل اسم ظاہر ہے اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ضمیر بارز (ظاہر) جیسے ضَرَبْتُ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔

ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ اور ضَرَبَتْ میں ھِیَ۔ ایسے ہی یَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں ھُوَ۔ تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں ھِیَ۔ تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں اَنْتَ اور اَضْرِبُ واحد متکلم میں اَنَا۔ نَضْرِبُ تثنیہ و جمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔ اور تثنیہ کے چاروں صیغوں یَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبَانِ وغیرہ میں الف اور یَضْرِبُوْنَ و تَضْرِبُوْنَ میں واؤ اور یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبْنَ میں نون اور تَضْرِبِیْنَ میں ی بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ (۱) جب فعل کا فاعل ظاہر ہو۔ مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو۔ یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ وهِنْدٌ قَامَتْ۔

ترکیب هِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہو گی: هِنْدٌ مبتدا قَامَتْ فعل۔ اسمیں ضمیر ھِیَ مستتر۔ وہ اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جبکہ فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو یا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو۔ یا فاعل ظاہر جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی جیسے قَرَأَ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور قَرَأَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ۔ طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ۔

فائدہ: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ الرَّجُلُ۔ ضَرَبَ الرَّجُلَانِ۔ ضَرَبَ الرِّجَالُ۔ اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعل واحد کے لئے فعل واحد اور فاعل تثنیہ کے لئے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لئے فعل جمع لایا جائے گا۔ جیسے اَلْخَادِمُ ذَهَبَ۔ اَلْخَادِمَانِ ذَهَبَا۔ اَلْخَادِمُوْنَ ذَهَبُوْا ہاں جب فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں۔ جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوْا۔ اَلرِّجَالُ قَامَتْ۔

۲۔ **مفعول مالم یسم فاعلہ**:۔ وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو اور فاعل کو حذف کر کے بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ۔ اور فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ و جمع لانے میں مثل فاعل کے ہے۔ جیسے ضُرِبَتْ هِنْدٌ وهِنْدٌ ضُرِبَتْ اور ضُرِبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وضُرِبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور رُئِيَ الشَّمْسُ وَرُئِيَتِ الشَّمْسُ اور ضُرِبَ الرِّجَالُ وضُرِبَتِ الرِّجَالُ اور ضُرِبَ الرَّجُلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ضُرِبَ الرَّجُلَانِ ۔ ضُرِبَ الرِّجَالُ اور اَلْخَادِمُ طُلِبَ ۔ اَلْخَادِمَانِ طُلِبَا
اَلْخَادِمُوْنَ طُلِبُوْا ۔ اَلرِّجَالُ ضُرِبُوْا ۔ اَلرِّجَالُ ضُرِبَتْ ۔

فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہ، کہتے ہیں یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔

مبتدا و خبر:۔ یہ دونوں اسم عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں۔ مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند کہتے ہیں۔ ان میں عامل معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اور کبھی نکرہ بھی، بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے جیسا کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا۔

اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ مثالیں یہ ہیں۔ زَیْدٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ۔ وَاللهُ یَعْصِمُكَ اَلْعَالِمُ اِنْ جَآءَكُمْ فَاَكْرِمُوْهُ ۔ اَللهُ مَعَكُمْ ۔

کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے۔ جیسے فِي الدَّارِ زَیْدٌ

اِنَّ وغیرہ کی خبر ۔

اِنَّ اور اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَعَلَّ		اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا

جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَکَاَنَّ عَمْرًوا اَسَدٌ

ما و لا کا اسم ۔

ما و لا کا ہے عمل اِنَّ و اَنَّ کے خلاف		اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دائما

جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ ۔

کَانَ، وغیرہ کا اسم ۔

کَانَ، صَارَ ۔ اَصْبَحَ اَمْسٰی وَاَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ		مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مَا انْفَكَّ لَیْسَ ہے اور مَا فَتِیَٔ

	ایسے ہی مَازَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا۔

خبر لائے نفی جنس جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ۔

فصل ۱۳ منصوبات

منصوبات بارہ ہیں: (۱) **مفعول بہ** (۲) **مفعول مطلق** (۳) **مفعول لہ** (۴) **مفعول معہ** (۵) **مفعول فیہ** (۶) **حال** (۷) **تمیز** (۸) **اِنَّ وغیرہ کا اسم** (۹) **مَا وَلَا کی خبر** (۱۰) **لائے نفی جنس کا اسم** (۱۱) **کَانَ کی خبر** (۱۲) **مُستثنیٰ**۔

۱۔ **مفعول بہ**:۔ وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے اَکَلَ زَیْدٌ طَعَامًا شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً۔

ترکیب یہ ہے: اَکَلَ فعل۔ زَیْدٌ فاعل۔ طَعَامًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:۔ بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لیے کہے: اَھْلًا وَّسَھْلًا یعنی اَتَیْتَ اَھْلًا وَّ وَطِیْتَ سَھْلًا (تو اپنے ہی آدمیوں میں آیا ہے نہ کہ غیروں میں۔ اور تو نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوا ہے تجھ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے۔) یہاں اَتَیْتَ اور وَطِیْتَ محذوف ہے۔ اور جیسے ڈراتے کے موقع پر کہا جائے: اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ یعنی اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) یہاں اِتَّقِ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے یَا غُلَامَ زَیْدٍ یعنی اَدْعُوْ غُلَامَ زَیْدٍ (پکارتا ہوں میں زید کے غلام کو)۔ یہاں اَدْعُوْ محذوف ہے یا حرفِ ندا ہے اور غُلَامَ زَیْدٍ منادیٰ ہے۔

تنبیہ:۔ منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یَا غُلَامَ زَیْدٍ یا مشابہ مضاف ہو۔ جیسے یَا قَارِئًا کِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر معینہ ہو۔ جیسے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ اور منادیٰ مفرد معرفہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے یَا زَیْدُ اور اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو حرف ندا اور منادیٰ کے درمیان اَیُّھَا سے فصل کرنا لازمی ہے۔ جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ۔

منادیٰ میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری حرف کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یَا مَالِکُ میں یَا مَالُ اور یَا مَنْصُوْرُ میں یَا مَنْصُ۔

منادیٰ مرخم میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی اس لیے یَا مَالِ بھی پڑھ سکتے ہیں اور یَا مَالُ بھی۔

۲۔ مفعول مطلق:۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو۔ اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو جیسے ضَرْبًا ہے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں اور قِیَامًا ہے قُمْتُ قِیَامًا میں۔ مفعول مطلق کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے آنے والے کو کہا جائے، خَیْرَ مَقْدَمٍ یعنی قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ (تو آیا اچھا آنا)

۳۔ مفعول لہ، وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔

ترکیب:۔ ضَرَبْتُ فعل بافاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ تَادِیْبًا مفعول لہٗ۔ فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ مفعول معہ، وہ اسم ہے جو واؤ کے بعد واقع ہو اور وہ واؤ مع کے معنی میں ہو۔ جیسے، جَاءَ زَیْدٌ وَالْکِتَابَ (آیا زید مع کتاب کے) جِئْتُ وَزَیْدًا (آیا میں ساتھ زید کے)

ترکیب:۔ جَاءَ فعل زَیْدٌ فاعل واؤ حرف بمعنی مَعَ، اَلْکِتٰبَ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ مفعول فیہ، وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ اور اس کو ظرف کہتے ہیں۔

ظرف دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں (۱) مُبْہَم (۲) مَحْدُوْد۔

ظرفِ مبہم وہ ہے جس کی حد مُعَیَّن نہ ہو۔ جیسے دَھْرٌ۔ حِیْنٌ۔

ظرف محدود وہ ہے جس کی حد معین ہو۔ جیسے یَوْمٌ۔ لَیْلٌ۔ شَہْرٌ۔ سَنَۃٌ۔

زمان مبہم کی مثال جیسے صُمْتُ دَھْرًا۔ زمانِ محدود کی مثال جیسے سَافَرْتُ شَہْرًا۔

ظرفِ مکان کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم (۲) محدود، جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَقُمْتُ اَمَامَكَ

مکانِ مبہم کی مثال ہے کیونکہ خَلْفَ اور اَمَامَ کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ زمین کے آخری حصہ

تک مراد لیا جا سکتا ہے۔ اور جَلَسْتُ فِی الدَّارِ وَصَلَّیْتُ فِی الْمَسْجِدِ مکان محدود

کی مثال ہے۔

فائدہ:۔ ظرف مکانی مبہم میں فِیْ مقدر ہوتا ہے۔ اور ظرف مکانی محدود میں فِیْ مذکور

ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے ؎

حَمِدْتُ حَمْدًا حَامِدًا وَحَمِیْدًا رِعَایَۃَ شُکْرِہٖ دَھْرًا مَدِیْدًا

(ترجمہ) میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانہ دراز تک

ترکیب:۔ حَمِدْتُ فعل بافاعل حَمْدًا مفعول مطلق حَامِدًا مفعول بہ۔ واؤ حرف

بمعنی مع حَمِیْدًا مفعول معہ رِعَایَۃَ مضاف شکر مضاف الیہ مضاف ہٖ مضاف الیہ۔

مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا رِعَایَۃَ کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہ،۔

دَھْرًا موصوف مَدِیْدًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ فعل بافاعل اپنے سب مفعولوں سے مل

کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ **حال** وہ اسم ہے جو فاعل کی صورت کو بیان کرے یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ

فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا۔ کھڑا تھا۔ بیٹھا تھا۔ سوار تھا۔ پیادہ تھا۔ جیسے جَاءَ

زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس میں رَاکِبًا حال ہے زَیْدٌ کا۔ یا مفعول

کی حالت وصورت کو ظاہر کرے۔ جیسے جِئْتُ زَیْدًا نَائِمًا (آیا میں زید کے پاس ایسے حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں کہ وہ سو رہا تھا) یا فاعل و مفعول دونوں کی حالت ظاہر کر دے جیسے کَلَّمْتُ زَیْدًا جَالِسَیْنِ (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فاعل و مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں۔ جیسے جَآءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّهُوَ رَاکِبٌ اور لَقِیْتُ بَکْرًا وَّهُوَ جَالِسٌ اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَکَلَ جَالِسًا اس میں هُوَ ذوالحال ہے اَکَلَ میں مستتر ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ جَآءَ فعل۔ زَیْدٌ ذوالحال۔ رَاکِبًا۔ حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جِئْتُ عَمْرًا وَّ نَائِمًا۔ جِئْتُ فعل با فاعل عَمْرًا ذوالحال نَائِمًا حال۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَقِیْتُ بَکْرًا وَّ هُوَ جَالِسٌ۔ لَقِیْتُ فعل با فاعل بَکْرًا ذوالحال۔ واؤ حالیہ هُوَ مبتدا جَالِسٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔ حال ذوالحال ملکر مفعول بہ لَقِیْتُ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) زَیْدٌ اَکَلَ جَالِسًا۔ زَیْدٌ مبتدا۔ اَکَلَ فعل۔ اس میں ضمیر هُوَ کی۔ ذوالحال جَالِسًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا اَکَلَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ باقی ظاہر ہے۔

۷۔ **تمیز** وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا یا وزن کی جیسے اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی جیسے بِعْتُ قَفِیْزَیْنِ بُرًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)

ترکیب (۱) رَاَیْتُ فعل۔ اَحَدَ عَشَرَ ممیز۔ کَوْکَبًا تمیز۔ ممیز ملکر مفعول بہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۶) اِشْتَرَيْتُ فعل با فاعل رِطْلاً ممیز زَیْتًا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

(۷) بِعْتُ فعل با فاعل قَفِیْزَیْنِ ممیز۔ بُرًّا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

(۸) اِنَّ وغیرہ کا اسم جیسے اِنَّ زَیْدًا قَآئِمٌ

(۹) ما و لا کی خبر جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا۔

(۱۰) لائے نفی جنس کا اسم جیسے لَا رَجُلَ ظَرِیْفٌ۔

(۱۱) کَانَ وغیرہ کی خبر جیسے کَانَ زَیْدٌ قَآئِمًا۔

(۱۲) **مستثنیٰ** وہ اسم ہے جو حروف استثناء کے بعد واقع ہو جس سے ہو کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے۔ اس سے مستثنیٰ خارج ہے۔

حروف استثناء آٹھ ہیں: اِلَّا۔ غَیْرُ۔ سِوٰی۔ حَاشَا خَلَا۔ عَدَا۔ مَا خَلَا۔ مَا عَدَا۔ ان حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا۔)

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر اِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل۔

مستثنے متصل وہ ہے جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو۔ پھر حرف استثناء لا کر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ پس زید استثناء سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن آنے کے حکم سے بذریعہ حرف استثناء خارج کیا گیا۔

مستثنے منقطع وہ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مستثنے منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثناء کے جیسے سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّآ اِبْلِیْسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس ابلیس نہ استثناء سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا) یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترکیب :۔ جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ جَآءَ فعل اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء زَیْدًا مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُفَرَّغ۔ غیر مفرغ۔

مُفرَّغ :۔ وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے جَآءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ۔

غیر مفرغ :۔ وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

جس کلام میں استثناء ہو۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں: مُوجَب۔ غیر مُوجَب۔

مُوجَب :۔ وہ ہے جس میں نفی۔ نہی۔ استفہام نہ ہو۔

غیر مُوجَب :۔ وہ ہے جس میں نفی۔ نہی۔ استفہام موجود ہو۔

اقسام اِعراب مستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔
۲	اگر کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَاجَآءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔
۳	مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے	سَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ اِلَّآ اِبْلِیْسَ۔
۴	بعد خَلَا اور عَدَا کے مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا۔
۵	مَاعَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے	جَآءَنِی الْقَوْمُ مَاعَدَا زَیْدًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ